

اُردو نثر کی داستان

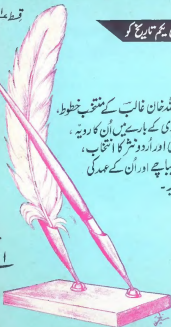
قسط ۱۱

ہر ماہ کی یکم تاریخ کو

مرزا اسد اللہ خان غالب کے منتخب خطوط،
جنگ آزادی کے برسوں میں اُن کا رویہ،
اُن کی قاری اور اُردو نثر کا انتخاب،
تقریظیں، دیباچے اور اُن کے عمدگی
مکمل تصویر۔

مؤلف:

اے حمید



مطبوعات شیخ غلام عالم، ادبی مارکیٹ، چرک (نارنل)، لاہور



روشنی کا گھر

اُردو ادب کے شائقین کے لیے روشن کتابوں کی ایک
خصوصی پیشکش

اُردو نثر کی داستان

قسط ۱۱۱

غالب کے منتخب خطوط، جنگ آزادی کے بارے میں اُن کا
روایت، اُن کی فارسی اور اُردو نثر کا انتخاب، تقریریں اور بیانیے

مؤلف

اے حمید



مطبوعات شیخ علاء علی

ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

آرڈو نٹر کی داستان کی زیر نظر قسط میں مرزا احمد شاہ خاں غالب کے منتخب خطوط، جنگ آزادی کے بارے میں ان کا ہوتے، ان کی فارسی اور آرڈو نٹر کا انتخاب، تقریباتیں، اور باپ اور ان کے ہمدر کی کئی تصویریں بھی کی جا رہی ہے۔ غالب کے خطوط کے سلسلے میں مختلف نے کتاب کے آغاز تک میں اس بات کی اطلاع دی کہ یہ کتب خانہ جنگ غالب فارسی زبان میں خطوط و کتابت کرتے رہے اور اس کے بعد جب وہ تاریخ فرانس کی تربیت پر مامور کیے گئے اور امریکہ، ہندوستان، مشرق وسطیٰ اور اس عرصہ میں انہیں ضرورت کے تحت آرڈو میں خطوط و کتابت کرتا رہی۔

مرزا غالب کی آرڈو خط و کتابت کا انداز سب سے ٹھیک اور مضبوط ہے۔ غالب سے پہلے آرڈو خط و کتابت میں کسی نے بھی ایسا رنگ اختیار نہیں کیا اور نہ ہی ان کے بعد کوئی اس کی پوری نقل یا تقلید کر سکا ہے۔ انہوں نے اپنے تمام بیان کرنے کا ایسا والی نقلیں طریق اختیار کیا جیسے وہ شخص آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے ہوں۔

غالب کے خطوط پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد مختلف نے جنگ آزادی کے بارے میں ان کے ہوتے کا جائزہ لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کی فارسی مٹ مٹ پر بھی عمومی نظر ڈالی ہے۔ فارسی اس وقت آپ آرڈو نٹر کی داستان کی قسط کا مطالعہ کریں گے۔ ہم آپ کو یاد دل دیں کہ یہ قسط دار آؤنی مسئلہ پسندہ اقساط میں مکمل ہو جائے گا اور یوں ہمارا آپ سے کیا ٹھہرا وہ وعدہ پورا ہو جائے گا جو ہم نے اس فوجی خطے کے آغاز میں آپ سے کیا تھا۔ آرڈو فوج کے خطبائے نے یہ آؤنی دستاویز لکھے گئے گئے ہیں یہ سب ہم نہیں۔

آرڈو نٹر کی داستان کے ہمراہ آج ہم ایک اہم کتاب آپ کا ہند کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے جاسوسی ادارے نے اس آؤنی کے بارے میں بہت سی باتیں سنی ہیں۔ اس آؤنی کے بارے میں اس کی صورت انگریز اور سسٹنٹ فوجی افسانہ پر مبنی ایک ایسی کتاب ہے جو اس آؤنی کے طریق کار اور طریقوں سے ڈرامائی انداز میں روشنی ڈالتی ہے۔

ہمارے دلکش مباحث ادیب جناب سیف الدین جی نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اس کتاب کو آرڈو کا چارہ پنا ہے۔

شیخ نواز احمد

آؤنی کی برقراری اور علاقائی
زبان کی ریکٹریشن کا انتخاب

شیخ نواز احمد
شور و سلا، ارشد نواز
شور و سلا، رب نواز ملک
جسٹس شہریت،
اسے عید، ایم، ایس، ناؤ
نور ضیعت شہر، بینکان قائد

آؤنی: نسیم اختر

شیخ نواز احمد
تمام ملی پیشرو لاہور
ادارہ

مطبوعات شیخ نظام علی
آؤنی ایکٹ، چنگ، امریکہ، لاہور
فوجی شہر
فوجی شہر
فوجی شہر
فوجی شہر

کتاب پرنٹنگ (PUBLISHED BY)

کتاب پرنٹنگ (PUBLISHED BY)

غائب خطوط اور مشرق کے آگے

مرزا غالب کی شہر

غالب کی ادب و فکر اور ادب میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ یہ فکر زیادہ تر غزلوں اور قطعوں میں اظہار کیا ہے۔ ان کے غزلوں میں ان کے فانی کے عجب سے عجب نغمے گونجتے ہیں۔ ان کے غزلوں میں ان کے فانی کے عجب سے عجب نغمے گونجتے ہیں۔ ان کے غزلوں میں ان کے فانی کے عجب سے عجب نغمے گونجتے ہیں۔

[illegible][illegible]

انھیں جو مجھے سنا ہے اب
اب حاضر ہیں اعدائے الہی کیا ہے؟

دل کھٹے ہیں کہ اب سے شروع شروع میں اندوہ ہی میں غم و افساد
 اپنے کو اپنے خیال سے غافل کیا ہوگا، لیکن ابھی گویا ابھی جوتابہ سے کوئی ایسی
 کام کو اپنے پہلے شروع ہی کرنا کہ وہ اندوہ سے بڑے چمکے ہوئے۔ ابھی اس
 کی ضربت اور غمزدگی سے بے گناہ ہے۔ ابھی اس کا غم و افساد ہی کا کام
 غمزدگی ہندوستان میں ہی ہے۔ قدرتی اندوہ و غم کی شہادت سے پہلے ہی کہ
 فارسی سے بھی پہلے پہلے کہ اگرچہ تو ابھی غم و افساد ہی کا کام ہی ہے۔ ابھی اس کا
 اندوہ ہی کے اندوہ و غم ہی کی ایک غم و افساد ہی کا کام ہی ہے۔ ابھی اس کا
 غم و افساد ہی کا کام ہی ہے۔ ابھی اس کا غم و افساد ہی کا کام ہی ہے۔

[illegible]

غائب کے خطوط
 مرزا غائب نے چھ کوفے غدا کا ہے جن میں ایک ایک پر ایک نوے کے بعد ہے
 ایک اور غدا ہے۔ یعنی اسی طرح ہے۔
 مرزا غائب نے چھ کوفے غدا کا ہے جن میں ایک ایک پر ایک نوے کے بعد ہے
 ایک اور غدا ہے۔ یعنی اسی طرح ہے۔

[illegible][illegible]

اس کے بعد میری یہ سب غائب ہو گئے، میں خود کہنے میں اسے غائب ہو گیا۔
میں نے کہا کہ اس کا کتاب (میں کہنے میں) اور اس کے کہنے میں اس کے کہنے میں
میں نے کہا کہ اس کا کتاب (میں کہنے میں) اور اس کے کہنے میں اس کے کہنے میں

[illegible][illegible]

کے ساتھ ذرا لیں تو اس مغرب سے چھوڑا کہ ابو کبیر مر گیا ہے۔ ہے ہے
وہ جہاں میر پر جہاں کے، طبیعت کو کہہ چھوڑا کہ وہی زہر دین کاٹ اٹھتا
طوبی کی ایک طرف، چشمہ دودھ وہی ایک طرف، جہاں جوش میں آدھیں، اور وہی
ذاتی آؤں اسے دوسرے ہر طرف جہاں
کو تھوڑا دھیرہ دھیرہ نہایت

سید محمد بن علی بن ابی طالب

[illegible][illegible]

ایک محنت کا وہ سب کچھ اور غصہ و حسد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہ تھا۔ یہ تو
بلکہ محنت کا وہ سب کچھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یہ محنت کا وہ سب
کچھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یہ محنت کا وہ سب کچھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا ہے۔ یہ محنت کا وہ سب کچھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یہ محنت کا وہ سب کچھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

مہارت میں اضافہ اور کوشش

یہاں میں فتنہ قائم کیا اور اس کو مشرعی میں داخل خاص مناسبت کے ساتھ ڈال دیا اور اس کو
 دیکھ کر کہ اس طرح مناسبت اس کی ہے سبکی نہیں تھے۔ غرضت بہت اہمیت
 قرار طریقی ملا اور فتنہ اندہی دلچسپ ہوئی، چنانچہ دینی بصیرت و شکیات اہمیت و
 ہمدردی میں غلبہ پڑ چندی اور ایسے تھے جن کو اپنی مراد کے تمام احکامات بھی
 میں نظر نہایت لطیف و سنجیدہ دیکھ رہے تھے۔

جہاں تک بات ان کے تعلق مناسبت اور حق و مخالفت کے بیان میں عام طور پر
 نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ حق و حقیقت اور تمام حقائق و مساوات و حقائق و مساوات کو جاننا
 چاہا اور اس پر حق و حقیقت کی سادگی اور سبب و معلول کا پتہ چلا اور ان حقائق سے
 میں کو گورنر بنانے کا پتہ چلا اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 اس کے مراد و احکامات کام میں آجی اس قسم کی شاعری کو گورنر بنانے کا حق ہے۔ اور
 نہیں پا جتھے تھے۔ اس لیے ان کے ہاں فتنہ و آشوب میں جو جو گھبراہٹ و خدشات کے
 وہ گورنر اور ان کے شر کی ہڈی اور دل کا پتہ ہے۔ عام طور پر نہیں پتا چلتا۔

حق و حقیقت کو جاننا اس لیے جو گورنر بنانے کا حق ہے۔ اور اس کے گورنر بنانے کا حق ہے۔
 تاہم یہ سادہ اور حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 کہ اس سے غلبہ کی بات ہے اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 مذمت کی نسبت کیا جاتا تھا کہ اس میں نیچہ و خواہش بود و گشت اور اس کا غلبہ بھی
 بہت بہت کہا جاتا تھا اور اس میں ہمدردی کی استوار کو سب سے شیعہ کہہ دیا۔ اور اس کا
 کے خاص کہہ دیا کہ اس کی نسبت کیا جتھے تھے۔ اور اس کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 کراں میں تھے۔ اور اس کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 پانچ تھے۔ اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

نائب کی فدا کی مسئلہ
 نواب کی فدا کی شاعری اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 کے متعلق بہت اہمیت قرار طریقی ملا اور فتنہ اندہی دلچسپ ہوئی، چنانچہ دینی بصیرت و شکیات اہمیت و
 ہمدردی میں غلبہ پڑ چندی اور ایسے تھے جن کو اپنی مراد کے تمام احکامات بھی
 میں نظر نہایت لطیف و سنجیدہ دیکھ رہے تھے۔

گورنر کے ایک کی دست کے طور میں ان کو اس نسبت کے سوا کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 والے احکامات کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ایسے غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 تھا۔ یہاں تک کہ گورنر کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 چکر لگایا اور اس کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 کی طرف سے اصل غرضت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

اور ان کی غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 والی طرف دو چیزیں ہیں جو ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 استوار اور ان کی غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 غلبہ میں تھے جو ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 دینی غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 اس کی غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 پھر نہیں دیکھا۔

دوسرے اس غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 کو اس بات کا نتیجہ ہے کہ غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 جو ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 کی طرف سے غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 چند مسائل کی غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 حق و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 غرضت و حقیقت اور ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک
 ان کے تعلق سے کچھ کہہ دیا۔ زیادہ جلی نہیں کرنا۔ یہاں تک

مجی ہاں ان کے واسی کو کبھی پرست گریں گی

فادی

مجھے پرستو دے دے سہارے داری
عقل منہ جہ غضب ساری

ادو

تسہ ہر حرف کو کرب و کجی
ہر اورت علی سہر و کجی

یاد

گھر کو حسیہ گرجی غواہی میں دیکھتے
کہاوت ہے سہارے نہ گھر غرض ہے

فادی

آگ زب نہ خوری اصرار سے
کہاوت ہے افسوس سار خود بزم

ادو

دیکھو و فتنہ چوں نہ پرہیزان
میں ہوں اپنی خلعت کی آواز

فادی

مشکتہ دلگداز حلق خوشی نہایت ہے
ہوا پر ہر لہجہ خسرو الی تویت

ادو

ہر کے حلق وہ پری نہ اور تا دگر ہی گیا
دلگداز جانتے ہے جہان آواز

فادی

وہ دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

ادو

سب کی ایک دادرمانی میں غباری سرخشی
دلگداز کا حشر ہوں گی کہ چاہی چرخ

وہ دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

دلی نہ از طرف مزاح علی میں رنگ
آہا ہوا دل غایت ہوس دے تو

خجی بجز سے تو اس میں سے دھول اٹھائے
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

اس میں کا کبھی دھول اٹھائے
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ
خجی حلق سب سے چرخ چرخ سے لہ

تشیق و بجا آمدن و بهر قدر
برای حق که نظر دارد آید و
خبره از او و اگر او را بخت آید
از او و اگر او را بخت آید
از او و اگر او را بخت آید
از او و اگر او را بخت آید

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

قرآن مجید میں ملاحظہ فرمائیے کہ یہ آیتیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمائی ہیں، ان میں سے کئی آیتیں ایسی ہیں جو کہ ان کے معنی اور اثرات کو سمجھنے کے لئے ہمیں قرآن مجید میں دوسری آیتوں کی مدد لینا پڑے گی۔ مثلاً قرآن مجید میں فرمایا ہے: "وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ مُضَجًّا" (اور نہ پڑھ کر بے وقوفی سے)۔ یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ آئی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید میں پڑھ کر بے وقوفی سے نہ پڑھو۔ بلکہ قرآن مجید میں پڑھ کر سمجھ کر پڑھو۔

چندایں ہوں گئے انہا میں سے ایک استاد مولانا قاری صاحب کاشانی تھے جو مولانا صاحب کے
 ازبکستان میں تھے وہیں قادیانہ کی کئی کئی جگہوں پر تھے وہ مولانا صاحب کے ساتھ
 مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ
 مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ
 مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ
 مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ مولانا صاحب کے ساتھ

فدائی غریب کو مان دے گا نہ وہ دلی ناخوش
فریب مرزا احمد کو لے گا کہ کجی ناخبر
چو دست کجی غلامی پر کار آمد و رسو
لیبر و کار مرزا طوفان چو چاکر کشد
وہ شد و گشت و کار و کار کشد
سہرہ سوختی و فانی تابدا و کشد

خیر جس داولی دگر بود و ثانوی دگر، ہوا بگفتند
حقول گسترش یزدانم، شش و سی و شش پانچ
از آن گن و ہست کہ در دہ و پنج و ہج و ہج و ہج و ہج
سود بودند، چارہ کہ در دہ و ہست بود و ہج و ہج و ہج
فرمودہ علی بن ابی طالب، کہ گویا زمین ہاں

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

دانش از دند کلک کوزه کجایم و راه از این جا تو ای چو می چرت تا ناک از اضم به خط
 پس باد دست چو این سیم کجایم ، دوری ای که کو کای چو این آید به که دور کوشش خط
 بر قمار و گلی خورید ، دور تو حق خالی بر کلک و دند و آجوبی که غشک کجایم
 گرداب تو خور و نشکر رنگ بر آید این کشکلی که دور تو کجایم و غرض خور و
 سوگ می چایم خور و دست ، داک هر کجایم که دور تو خور و دست سر کجایم
 گرداب خور و دست کجاست .

[illegible]

اندر باچه عثمانی و درفش کابلیان

[illegible][illegible][illegible]

مواہب کے وہ فیوض تھے۔ سوئی غزل الہی صاحب کے غزل میں شاعر نے کہا
اس ماضی کا جس واسطے یہ حضور الہی کو پہنچے زندگی نکلتا ہوں اور اللہ
نہاں سے نکلتا ہے کہ ان کو نکلتا ہوں
سوئی ماضی ہوں، اور حضرات سوئی حفظ و راز شب غزل
کہتے ہیں۔

مجلس شورای اسلامی

یہ؟ آپ سے خبر ہے اسی سوال کو کہ جو چھ خطوں میں تم نے کھینچا ہے۔
 آپ کی خطوں میں تم نے تینوں صاحب کی غورہ غایت کی گئی۔ نہ کبھی وہ جانتے
 پہنچتے۔ میں تو اور گرا۔ کہ اگر قبائلیہ خطوں میں ان کو دھارم کا نام لیں
 گا۔ تو ان سے تم کہہ کر کہیں گے؟
 جیہذا دوسرے صاحب جیوں کو نصیر الدین نے ان کی بندگی سمجھتے ہیں۔ یہ
 دوسرے ہر اسکے تیری وہاں کو کہہ رہا۔

Printed in Great Britain

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ہر مرد کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے گھر کے لیے ایک عورت کا ہونے کے لیے کوشش کرے۔ یہ عقیدہ ہے کہ ہر مرد کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے گھر کے لیے ایک عورت کا ہونے کے لیے کوشش کرے۔ یہ عقیدہ ہے کہ ہر مرد کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ اپنے گھر کے لیے ایک عورت کا ہونے کے لیے کوشش کرے۔

بجانبه در فکر است و در پی راه اندازی

چڑھتا چوں اس خدا کو اور دھوڑتا ہوں کہ میرے واسطے کوئی سی
 آیت ہے۔ لہذا کا پرہیز ہے۔ کچھ نہیں، غائب تو میرے سامنے ہیں کچھ ہر وہ
 خاکہ الخیر ہے۔ ماسب اس امر میرے نام کا۔ آقاؐ نے تقریر میں صاحب میرزا
 کو جو اسے خط میں میرزا صاحب کا خطاب کیا تھا۔ اے میرزا صاحب! میں اپنے
 خدا کو آپ کیوں کہوں؟ میرزا صاحب نے کہا: اب جو تم خدا کہو گے اس میں
 میں اپنے بھائی کی خبر و حالت سے تم کو آگے۔ اور میرزا صاحب کا نام
 اور اے کے مقام تک۔ اب اس میں نہ چڑگا۔ قرآن میں اس کا جواب انھوں
 سے کہوں گا۔

ابو اس بیان پر میرا غصہ نہ تھا۔ اس غصہ کی ایک بجھا دے کہ میرے متعلق
 لکھا کہ اس کا مرنا تھا۔ اس غصہ کا دل سے نہ کہ میری دونوں
 سہیلیوں اور اپنے بھائیوں پر تھا۔ میں نے، کہ یہ ایک معلوم ہو گا کہ ان
 کی زندگی میری، کہ ان کے آپ کا نام نہ لیتے۔ ان کو میں جانتا کہ ان
 کی جانتی ہی ہے۔ اب میں ان کا نام نہ کر دوں۔ اور میں نے ان
 کو ان کا؟ اس امر میں حق بجانب اس معلوم ہے کہ تو فیض حقیقہ
 میں لکھو۔

[illegible]

ہر خدا کی نادر اور جدت کیلئے ایک اور حلقہ اضافہ کیا گیا ہے کہ تم نے سادہ سادہ جیوں کو سر پر اٹھا دیا ہے۔ ان کے لیے جس طرح حکومت کی جڑاؤ خود ان پر کیا ہے حکومت کی جڑاؤ ان کے لیے اتنی گہرائی میں نہیں ہے۔ میری رائے کہ وہ دنیا میں اپنا اور ان کے لیے نہایت ہی کم ہے۔

جہاں! یہاں کا کھٹکڑی پھر اودھ ہے۔ گھوڑی کسی کے نہیں آتا کہ
کو اودھ ہے، اداں! ہاں! اداں! یہی وہ ملک الگ کی شدت ہوئی کسی ملک
وہی ہے وہ وقت کہ جہاں! علی! اس پچھلے میں ہاں! وہی صورت
ہی ہے۔ آتے! ہاں! کہ ہے۔ پانچاں! وہی پچھلے میں ہاں! ہے۔
آج کو کسی ہی جیسے۔ خود اپنے بندوں کو دے گئے!

[illegible]

میری صاحب کو سامنے لے کر چکا ہوں۔ پیر مرزا اسٹاکاؤس میں
الوجہ کو دیکھ کر دے۔

Printed by **Edwards**

[illegible]

واللہ اعلم | میر تقی میری اولاد میں سے ہیں شاہ ولی

یہی ہوا اسناد و احسن !

صاحب کفر پیدا ہوئی، لیکن شاہزادہ صاحب بہادر نے جو کہ
فرمایا، پنج شخص ہزار روپیہ کی رقم کی، صاحب لکڑی کو سوار کیے ہیں
میں ایک چھر آیا، محمود و فروری کو کیا، طاقت جوئی کو کسی دی۔ بعد
پس کش مزاج سے ایک خدا گھر بنی جا رہی تھی کا اٹھا کر پڑھتے تھے
جب پڑھ چکے تو کہتے کہ، کہ یہ خلا ہے۔ مگر وہ صاحب عالم ہر صدر
ہو کر پڑھا کہ کہہ رہے ہیں کہ، کہ ان کا حال بدداشت کے
کھو، سوچ کہتے ہیں، کہ تم جو مسطر سے غفلت کی، دیکھتے ہو؟
مستحقہ کی کوئی ایک کاغذ آدہ دوا بیت لے گیا تھا، وہ پھر اور پھر
پوچھا کہ تم نے کتاب کیوں نہیں ہے؟ اس کی حقیقت پوچھ لی، کیا ایک
مگر وہ صاحب نے دیکھے تو کہتے کہ، وہ ایک ہم کو دے میں نے غور
کیا۔ کل حاضر کروں گا، پھر میں کا حال پوچھا، وہ کہہ رہی کہ، اپنے کفر
آیا اور لاؤں گا۔

دیکھو میری ہی، عالم پنجاب کو مستر وادیت کی کیا خبر، کیا ہیں
سے کی اطلاع؟ چنانچہ پرسش سے کیا مدعا؟ یہ استفادہ حکم قاب
گور و ہزار ہا ہوا، یہ ہے۔ یہ صورت مستر وادیت و فروری سے
کو دیکھتے ہیں ایک شخص جو ہم کہتے ہیں کہ گور، وہ قریب ۲۰
فروری کو گویا، باہر کے گروہ میں بڑا کھلا کھلا کر آئی، کیا اچھا وقت
کر دے، بعد غرضی اور دیکھ کے گراہ کہتا کہ کچھ آئی، سوار آئی۔ جب
سوار آئی، باہر گئے، میں نے کہا، وہ نہ ہیں، حاضر ہیں، کچھ بڑا
اور کہتے ہاؤ۔ وہ اور سوار آئے، میں اور سوار ہو کر اپنے
مکان پر آیا، سرخو کھرا کھرا کر آئی، بہت اچھا اور اچھا طور
بانگ کر رہے تھے۔ پھر سرخو کھیت گور خوں کے ساتھ گئی تھی، وہ گئی
ایک خلا مگر وہ صاحب سجاد کے نام کا لے گیا تھا۔ وہ دے کر پڑھا
کی کتاب کے ساتھ گیا، کچھ جانتے، بہت اچھا کہ کر دیکھا، پھر
سے کہا، کہ میرے نبوی دین کے ادب ہیں، اگر تم صاحب بہادر کو کہ
کہا ہے، تم ان سے جو خوں کی بہرہ جو تم صاحب بہادر جیہا کہ تم
کو معلوم تھا، گئے، جیسے تھے، کہ وہ کہتے آج میں نے ان کو خدا تھا
ہے، یہاں کہ وہ ہم دیکھ گئے ان کے سوانحی کل کھن گاہ، جب پڑھنے
تھا ہاؤں گا، دیکھو یہ اساتذہ کرام علیہ السلام کی دعا کہ پڑھتے ختم
کے کس طرح سے آیا، ۱۰۰ میں چھینک جھٹک کر پڑھا نہ مستر وادیت، پھر
گئے سے، وہ آج مسٹر کا وعدہ ہے، میرے قفس کا تم گویا۔
صاحب کفر کو زنت وادیت، میرے سرور وادیت کی دعا دی، میری بات
میں اسی کا بھنا ہوا تھا، میں کیا اپنے باپ کے قفس کا ہوا تھا؟
میرے سرور، اس میں کہ میں پڑھا کرتا، اور ان کو اور غیر اس میں
کہ اور میری صاحب کو دعا کرتا۔

(۳۰ مارچ ۱۸۵۹ء)

میاں کمال علی برادر اکیس ٹپاں میں؟
کشم کو میری صاحب دعا نہ جیسے۔ میاں اکیس سسرالی

تھیں کا کون نہ جیسے، ساس اور دامادوں نے اور بی بی نے اس وقت کے وہ
بہا سیکھ، غرضی صاحب باغیچہ میں، ساس کا کھڑی ہوئی، بی بی
وہ میں بی بی نے اندر صوفت دیکھ کر چپ۔ بی بی ساس پچھ کر گھر آیا
چپ، وہ فریشتہ تھا کہ کھڑی رہا، ان کو کون نہ جیسے، وہ
پرستہ میں ہی سے ہر پڑھا، ہر ایک ایک جگہ اپنے گھر سے وہی
آئی، اور خاص میں علیہ السلام کا وہ پڑھا پڑھا، کیا وہ وہ
خوشیادہ دیکھتے، گراہ یا نا پڑھا، کہ میری صاحب اپنے ہر کی غذا
کا وہ پڑھا، وہ میں اپنے ان سے کھن گئے، اندر سے مونس پڑھا
وہ پڑھا کہ کچھ گئے، اب پڑھا کہ تم پر کھن گئے گاہ دیکھتے ہیں
جو گاہ کہ میری صاحب کہتے بات کچھ نہیں گئے، اس سے بڑھ کر ایک
بات آئے، اور وہ کل فرما ہے، اس میں صاحب نے بہت سی باتیں اور
آوردہ کاغذ ساتھ کر دیا ہے، اور میری صاحب نے اپنے ہی میں یاد اور
کا کہ کچھ میں یاد میں چھن کر رہے گئے، اور کاغذ نبوی نے تم کے
تم پر احسان دہری گئے۔

میاں؟ میں وہی سے آیا ہوں، تھا قفس بہت سے واسطے دیا ہوں۔
بہادر کچھ ہی وقت کا کہے ہو، کوئی کیا ہے، گاہ دیکھتے۔
کل، اور ان کے سر پر قرآن دیکھ، کھن کے اٹھ گئے، کل، وہ میں
قسم کھا کر، کہ کچھ خوں میں سے کوئی نہیں دیا، اور میری صاحب
نے ہی سے نہیں مٹا اور ستر، مولیٰ نظر علی صاحب و سید وادیت
کے باہر صدر بازار ملک ان کے پہنچانے کہتے، وہ ہم مشاہد علی
میں آئی، اب کچھ بھائی گویا ہے، اور ان کو اپنے ہے؟ میری صاحب
کی ہاؤں میں جوں کے کھن گئے، وہ تو کس پر اپنا چھن کر
کہتے ہیں، محمد تین حصے ہائی ہیں، میری صاحب ہیں۔

پہلے مصر سلطان العلاء مراد سرفراز حسین کو میری دعا کا
کہا حضرت ہم تم کو دعا کہیں، اور تم ہم کو دعا دو۔ میں اس وقت میں
پہنچتے ہے قفس پڑھا کہ کہتے گاہ؟

طب ویرم ویریت و مسکن و قفس پڑھا جو آوی بنا چلے، خدا
کے پڑھا اور ہی کے بعد امام، میں سے مذہب حق، و اسلام کا کلام
کے لکھا ہوا کاغذ اہل اہل دار۔

(۳۰ مارچ ۱۸۵۹ء)

والہ۔ وادیت صاحب !
تم کو دین حیات اور ایمان کرنے گئے، خوں میں خود نمایاں کرنے
گئے، کئی دن سے تمہارے خوں کے وہاب کی گھر میں ہوں، گھر جا رہے
نے ہے جس دیکھتے کہہ رہے، کہ گاہ وہ صاحب ان کے وہ سوا نہیں
تو میں نے خود لکھتے کا قفس کیا ہے، گھر میں میں کہی کھر مادی کل
پر سوچو یہ دیکھ کر کہیں؟

میاں؟ تم کو اور دیکھ کر مانتا نہیں رہے ہو، اور وہ دار میں
نہر کے کاسے دیکھتے دیکھتے دیکھتے ہو، کیا کھن کھن اور ہی
ہے سب کچھ کی؟

طرف سے غلامیج، دیکھ دیکھان کا پہنچو ورنہ اسے کھا کر کالان، آئندہ
خدا دادی ہے، کچھ اور دیکھنے کے لئے قلم کو تھامو، یہاں ایک چیز لکھنا
کو چاہی، اگرچہ قلم پر جو کو چاہی، تنہا میرے سر پر اور میں کو میری طرف
سے لکھنا، اگر دیکھنا ہو، تو میرے بغیر میری گود کا کپڑا اور پلیٹیں اور صوفیا
کو اور میرا کھانا صاحب کو صاف کہیں، میری صاحب کو نہ سلام نہ دو۔
یہ خط چھوڑ دو اور اس کو روک دو اور نہ کرو۔

کیا خوب بات یاد آئی، کیوں وہ شہر سے باہر نہیں گیا اور کون
کس کے جاننے کی بات دیکھیں؟ انکس میں، کراچی میں، چمچے میں
میں نے ڈاک میں آج، آئی، داروں کے لئے میں میرے مکان پر آج بھی
میرا باغیچہ جس کے مکان میں سواری ٹھہرا کر دیتے ہیں، میرے ان
کے مکان میں ایک میری شہزادہ کی علی علی وہ بیان میں ہے، ڈاک کو
خبر دانی نہیں دیتے، یہ موقع تو ایسا ہے کہ اگر اس خط کے پہنچنے کی
جان دہری تو ایسا کیا کرے گی۔

(۳۰ مئی ۱۸۵۹ء)

بریل دار کا حکم میری ہے:

مفتوحہ نے دیکھا، ایک کراچی کا خط ہے، ۱۰ ماہ اب کا خط ہے
گئی ہے، میں وقت میں سے یہ مفتوحہ ان کے جیسے کھیلے کھلا،
ورنہ خاک کو خط میں لکھوں، ڈاک سے مستعار کو خط دیکھان کھا چکا ہے
میں جھوک گئی ہے، میں خود لکھ دیکھتے تھے، میں نے کہا کہ اب کراچی
لکھوں، اس کا ڈاکو لکھنے میں دیکھ کر، کثرت لکھ کر ہر گز لکھوں
کے لئے کہ، اگر میں چاہوں، اور وہاں ایک چیز بھی لکھ کر دیکھوں،
میرا میری خطا پر کو کیا دیکھتا ہے، سوچی ہو، اگر تم نے کچھ
پہلے سے، اب یہ خط لکھتے ہیں، اب لکھوں، یہاں کمال
دانی میری صاحب کے سے یہاں، اگر وہ ہو کہ تم نے کچھ لکھنے کی
باتیں ہیں، چن کر لکھ کر لکھیں، اب گورنر جی ہمارے پیش منکر
ہے، یہاں کے حاکم نے ایک دو بجائی لکھ کر، اپنے دفتر میں دیکھ
چھوڑ دی، میرا اس کی سزا ہے

یہاں تک کہ کچھ چکا تھا کہ وہ آدمی آگئے، دن بھی غمناک
ہو گیا، میں نے کس بند کیا، اب ہر گز نہیں ہو گیا، غم ہوئی، جو اس
دشمن پر، اس کی سزا میں سزا دینے کی طرف دیکھتے، پہلے میں
پہلے پر میری ہر گز، اگر وہ چشمہ پر اس وقت وہ دیکھ دیکھ دیکھ
آگے، ایک کراچی میں اور وہ کراچی کا خط، اس کے سر پر لکھا
پر تم سے میری نہیں ہوئی، میں نے کہا، ۱۸۶۲ء سلطان احمد شاہ سوات
میں دیکھنے کے لئے وہاں، وہ میری ہے، اسے معلوم ہو کہ وہ نہیں
ہے، یہ کہ اس کے لئے، اس میں نہیں لکھنا، ہم ہے، غراب میں
آہ ہے، میری میری ہے، میری میری ہے، اگر تم میری ہے،
ایک ایک سر پر لکھ کر، میری میری ہے، اگر تم میری ہے
میرا ایک خط لکھ کر اس میں سے ایک فقرہ نہیں لکھ کر، یہاں ایک خط
یا لکھتے تھے، پندرہ چھ لکھتے تھے، ۱۲۰ لکھ کر، ان کی طرف اس کی

میریت دیکھ، اس کے لئے ایک خط لکھتے تھے، میں نے کہا، یہاں
یہ ایک ہے، ہر گز یہاں تک کہ ان کے لئے غم نہیں ہو جائے
۱۸۵۹ء میں وہاں ہے جو تم نے قلم کو تھامو، یہاں ایک چیز لکھنا
کو چاہی، اگرچہ قلم پر جو کو چاہی، تنہا میرے سر پر اور میں کو میری طرف
سے لکھنا، اگر دیکھنا ہو، تو میرے بغیر میری گود کا کپڑا اور پلیٹیں اور صوفیا
کو اور میرا کھانا صاحب کو صاف کہیں، میری صاحب کو نہ سلام نہ دو۔
یہ خط چھوڑ دو اور اس کو روک دو اور نہ کرو۔

کیا خوب بات یاد آئی، کیوں وہ شہر سے باہر نہیں گیا اور کون
کس کے جاننے کی بات دیکھیں؟ انکس میں، کراچی میں، چمچے میں
میں نے ڈاک میں آج، آئی، داروں کے لئے میں میرے مکان پر آج بھی
میرا باغیچہ جس کے مکان میں سواری ٹھہرا کر دیتے ہیں، میرے ان
کے مکان میں ایک میری شہزادہ کی علی علی وہ بیان میں ہے، ڈاک کو
خبر دانی نہیں دیتے، یہ موقع تو ایسا ہے کہ اگر اس خط کے پہنچنے کی
جان دہری تو ایسا کیا کرے گی۔

بریل دار کا حکم میری ہے:

مفتوحہ نے دیکھا، ایک کراچی کا خط ہے، ۱۰ ماہ اب کا خط ہے
گئی ہے، میں وقت میں سے یہ مفتوحہ ان کے جیسے کھیلے کھلا،
ورنہ خاک کو خط میں لکھوں، ڈاک سے مستعار کو خط دیکھان کھا چکا ہے
میں جھوک گئی ہے، میں خود لکھ دیکھتے تھے، میں نے کہا کہ اب کراچی
لکھوں، اس کا ڈاکو لکھنے میں دیکھ کر، کثرت لکھ کر ہر گز لکھوں
کے لئے کہ، اگر میں چاہوں، اور وہاں ایک چیز بھی لکھ کر دیکھوں،
میرا میری خطا پر کو کیا دیکھتا ہے، سوچی ہو، اگر تم نے کچھ
پہلے سے، اب یہ خط لکھتے ہیں، اب لکھوں، یہاں کمال
دانی میری صاحب کے سے یہاں، اگر وہ ہو کہ تم نے کچھ لکھنے کی
باتیں ہیں، چن کر لکھ کر لکھیں، اب گورنر جی ہمارے پیش منکر
ہے، یہاں کے حاکم نے ایک دو بجائی لکھ کر، اپنے دفتر میں دیکھ
چھوڑ دی، میرا اس کی سزا ہے

(۳۰ مئی ۱۸۵۹ء)

میرا صاحب!

دو تہم کو زمین لگا دیا، تم جو دوسری پہاڑ

اب تم کو ہم کی سزا، میری رنگ شستہ بری زانی سوزناپ مصطفیٰ
خان بہر صیلا و سب سے کہ قیہ ہو گئے تھے، سوان کی تعمیر صاف ہوئی۔
اور ان کو دانی کی، معرفت، دانی کا علم کی ہے، یہاں تیر آباد کی زمین دانی
اور دانی کی جو تیر اور تیر کے باب میں، جو تیر کی تیر ہیں، وہاں چاروں
دبا ہو کر تیر ہی ہیں، ایک دوست کے مکان میں تیر ہیں، میں دبا ہوا
اس طرح کے استعمال کے ڈاک میں تیر کو تیر ہی تھا، ان کو دیکھ کر چلاں
و اس دبا، پھر ان کی اپنی تیر آگیا، دبا ہو کر تیر ہی ہیں، تیر چھ کو تیر ہی
کر آگیا، آج بعد دوہم فرد کی ہے، کہ کو آگئے ہوتے تیر ہی ہے۔
انتظار میں تھا کہ تیر، اٹھا آگئے تو اس کا باب تھیں، آج بھی کچھ
تھا آگیا، وہ تیر کو تیر کا باب تھا۔

دو دن اس تیر میں، ان کے علم کیا ہوتا ہے

کہ کچھ ہیں، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے

میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ
گود کی دانی دانی پر قیامت ہیں، دانی دانی دانی دانی دانی دانی
میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ
آگ ہے، اس کو تیر کا دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
تیر، دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
کو تیر شستہ تیر ہے، اور کو تیر دانی دانی دانی دانی دانی دانی
میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ
تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے۔

اس کو تیر شستہ تیر ہے، اور کو تیر دانی دانی دانی دانی دانی دانی
تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے۔

یہ سوان بہر صیلا و سب سے کہ قیہ ہو گئے تھے، سوان کی تعمیر صاف ہوئی۔
اور ان کو دانی کی، معرفت، دانی کا علم کی ہے، یہاں تیر آباد کی زمین دانی
اور دانی کی جو تیر اور تیر کے باب میں، جو تیر کی تیر ہیں، وہاں چاروں
دبا ہو کر تیر ہی ہیں، ایک دوست کے مکان میں تیر ہیں، میں دبا ہوا
اس طرح کے استعمال کے ڈاک میں تیر کو تیر ہی تھا، ان کو دیکھ کر چلاں
و اس دبا، پھر ان کی اپنی تیر آگیا، دبا ہو کر تیر ہی ہیں، تیر چھ کو تیر ہی
کر آگیا، آج بعد دوہم فرد کی ہے، کہ کو آگئے ہوتے تیر ہی ہے۔
انتظار میں تھا کہ تیر، اٹھا آگئے تو اس کا باب تھیں، آج بھی کچھ
تھا آگیا، وہ تیر کو تیر کا باب تھا۔

دو دن اس تیر میں، ان کے علم کیا ہوتا ہے

کہ کچھ ہیں، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے

جواب میری صاحب کو سلام کی اور دعا کی، اس میں سے جو وہ چاہی
تو لے کر لیں۔

(فروری ۱۸۵۹ء)

میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ

گود کی دانی دانی پر قیامت ہیں، دانی دانی دانی دانی دانی دانی
میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ

آگ ہے، اس کو تیر کا دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
تیر، دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
کو تیر شستہ تیر ہے، اور کو تیر دانی دانی دانی دانی دانی دانی
میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ
تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے۔

اس کو تیر شستہ تیر ہے، اور کو تیر دانی دانی دانی دانی دانی دانی
تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے۔

یہ سوان بہر صیلا و سب سے کہ قیہ ہو گئے تھے، سوان کی تعمیر صاف ہوئی۔
اور ان کو دانی کی، معرفت، دانی کا علم کی ہے، یہاں تیر آباد کی زمین دانی

اور دانی کی جو تیر اور تیر کے باب میں، جو تیر کی تیر ہیں، وہاں چاروں
دبا ہو کر تیر ہی ہیں، ایک دوست کے مکان میں تیر ہیں، میں دبا ہوا

اس طرح کے استعمال کے ڈاک میں تیر کو تیر ہی تھا، ان کو دیکھ کر چلاں
و اس دبا، پھر ان کی اپنی تیر آگیا، دبا ہو کر تیر ہی ہیں، تیر چھ کو تیر ہی

کر آگیا، آج بعد دوہم فرد کی ہے، کہ کو آگئے ہوتے تیر ہی ہے۔
انتظار میں تھا کہ تیر، اٹھا آگئے تو اس کا باب تھیں، آج بھی کچھ

تھا آگیا، وہ تیر کو تیر کا باب تھا۔

دو دن اس تیر میں، ان کے علم کیا ہوتا ہے

کہ کچھ ہیں، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے

میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ

گود کی دانی دانی پر قیامت ہیں، دانی دانی دانی دانی دانی دانی
میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ

آگ ہے، اس کو تیر کا دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
تیر، دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی دانی
کو تیر شستہ تیر ہے، اور کو تیر دانی دانی دانی دانی دانی دانی

میرے ہاتھ سے آگ دیکھ کر کہاں تیر شستہ ہے اور یہ حالت ہے کہ
تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے، تیر ہی آگئے کہ کیا ہوتا ہے۔

اس کو تیر شستہ تیر ہے، اور کو تیر دانی دانی دانی دانی دانی دانی

